فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:12)

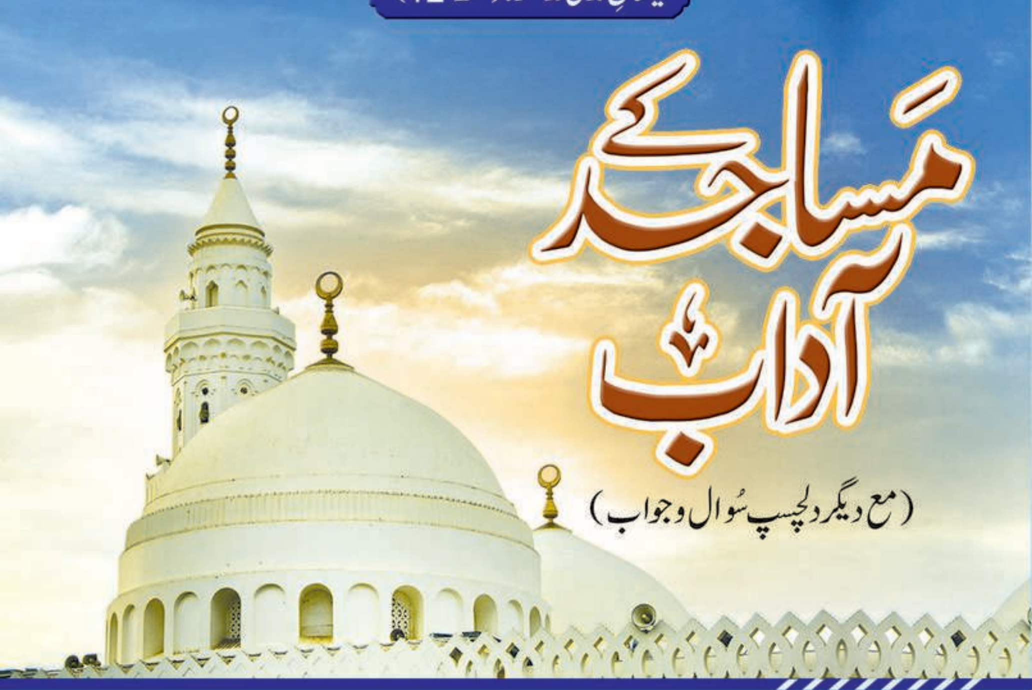

مساجد کے آداب

(مع دیگر دلچسپ سُوال وجواب)

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے کی روشنی میں مجلس المدینۃ العلمیہ کے شعبہ ''فیضانِ مدنی مذاکرہ'' کی طرف سے نئے مواد کے کافی اضافے کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَرِیعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِب، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ "فیضانِ مدنی مذاکرہ" کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۸ جمادی الآخر ۱۴۳۶ھ / 29 مارچ 2015ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... مُعْجَمِ اَوسَط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵

مسجِد کا کُوڑا کہاں ڈالا جائے؟

عرض: مسجِد کا کُوڑا کہاں ڈالا جائے؟

ارشاد: مسجِد کا کُوڑا یا مسجِد کی چٹائی کے تِنکے وغیرہ ایسی جگہ پھینکنا مَنْع ہے جہاں بے اَدَبی کا اندیشہ ہو چنانچہ حضرت علّامہ علاءُ الدین محمد بن علی حَصْکَفِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسجِد کی گھاس اور کُوڑا، جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں جس سے اس کی تعظیم میں فرق آئے۔(1) یوں ہی مسجد کی کوئی چیز بوسیدہ ہو جائے تو اسے خرید کر بھی بے اَدَبی کی جگہ نہ لگایا جائے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہ میں سُوال کیا گیا کہ مسجِد کی کوئی چیز خراب ہو جائے، اسے بیچ کر اس کی قیمت مسجِد میں دیں پھر دُوسرا آدمی قیمت دے کر مسجِد کی وہ چیز اپنے مکان میں رکھے تو اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ تو اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے جواباً اِرشاد فرمایا: جائز ہے مگر اسے بے اَدَبی کی جگہ نہ لگائے۔(2)

مسجِد کے بقیہ ملبے کا حکم

عرض: مسجِد کی نئی تعمیر کی وجہ سے پچھلی تعمیر کا مَلْبہ اگر بچ جائے تو اس مَلْبے کے

(1) ...... دُرِّمُختار، کتاب الطہارۃ، ۱/۳۵۵

(2) ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۲۸۱ ملخصاً

www.dawateislami.net

بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: مسجد کی پچھلی تعمیر کے بچ جانے والے ملبے کا حکم بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: مسجد کا عملہ (ملبہ) جو بچ رہے اگر کسی دوسرے وقت مسجد کے کام میں آنے کا ہو اور رکھنے سے بگڑے نہیں تو محفوظ رکھیں ورنہ بیع (فروخت) کر دیں اور اس کے دام (قیمت) مسجد کی عمارت ہی میں لگائیں لوٹے، بوریہ، تیل بتی وغیرہ میں صرف نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کام متولی اور دیانت دار اہلِ محلہ کی زیرِ نگرانی ہو۔ بیع کسی ادب والے مسلمان کے ہاتھ ہو کہ وہ اسے کسی بے جا یا ناپاک جگہ نہ لگائے۔ لکڑی کہ جلنے کے سوا کسی کام کی نہ رہی سقایہ مسجد کے صرف میں لائیں اور اگر بیع کر دیں تو خریدنے والا بھی اس کو جلا سکتا ہے مگر اپلے کی معیت سے بچائیں۔ (1)

ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: حاکِم اسلام اور جہاں وہ نہ ہو تو مُتَوَلِّیٔ مسجِد و اہلِ محلہ کو جائز ہے کہ وہ چھپّر کہ اب حاجتِ مسجِد سے فارِغ ہے کسی مسلمان کے ہاتھ مناسب داموں میں بیچ ڈالیں اور خریدنے والا مسلمان اُسے اپنے مکان، نِشَست یا باورچی خانے یا ایسے ہی کسی مکان پر جہاں بے

---

(1)..... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۲۷

www.dawateislami.net

تعظیمی نہ ہو، ڈال سکتا ہے۔ پاخانہ (بیت الخلا) وغیرہ مَواضع بے حُرمَتی پر نہ ڈالنا چاہیے کہ علماء نے اُس کُوڑے کی بھی تعظیم کا حکم دیا ہے جو مسجِد سے جھاڑ کر پھینکا جاتا ہے۔(1)

مسجِد میں سُوال کرنا کیسا؟

عرض: مسجِد میں بعض لوگ کھڑے ہو کر اپنی مجبوری اور بیماری وغیرہ کا بیان کر کے مدد کی اَپیل کرتے ہیں اگر وہ واقعی حقدار ہوں، تو کیا اُنہیں کچھ دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد: مسجِد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا منع ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی جائز نہیں جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں سُوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی مَنع ہے۔(2) اعلیٰ حضرت عَلَیْهِ رَحمَةُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: ائمہ دین (رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِین) نے فرمایا ہے: جو مسجِد کے سائل کو ایک پیسہ دے وہ ستّر پیسے راہِ خدا میں اور دے کہ اس پیسہ کے گناہ کا کفّارہ ہوں۔(3) اس کا حل یہ ہے کہ اگر وہ واقعی حاجت مند ہوں تو خود مسجد میں سوال کرنے کے بجائے

---

(1) ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۲۵۸

(2) ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴۷، حصہ ۳

(3) ...... اَحکامِ شریعت، ص ۹۹

www.dawateislami.net

امام صاحب سے رابطہ کرکے اپنی حاجت بیان کریں، اب امام صاحب ان کی مدد کے لیے نمازیوں سے درخواست کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسجد یا مدرسے کیلئے چندہ کرنا

عرض: کیا مسجد میں، مسجد، مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے بھی چندہ نہیں کرسکتے؟

ارشاد: مسجِد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا منع ہے، کسی اور حاجت مند مسلمان یا دینی کام مثلاً مسجد یا مدرسے کے لیے سوال کرنے کی ممانعت نہیں جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 16 صفحہ 418 پر ہے: مسجِد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے مَنْع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جو مسجِد کے سائل کو ایک پیسہ دے اُسے چاہیے کہ ستّر 70 پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور (یعنی مزید) دے کہ اس پیسہ کا کفّارہ ہوں اور (مسجِد میں) کسی دوسرے کے لئے مانگا یا مسجِد خواہ کسی اور ضرورتِ دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سُنَّت سے ثابت ہے۔[1]

اَحکامِ شریعت میں ہے: محتاج کے لئے اِمداد کو کہنا یا کسی دینی کام کے لئے چندہ کرنا جس میں نہ غُل نہ شور، نہ گردن پھلانگنا، نہ کسی کی نماز میں خَلَل

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۴۱۸

www.dawateislami.net

(خرابی)، یہ بلاشبہ جائز بلکہ سُنَّت سے ثابت ہے اور بے سُوال کسی محتاج کو دینا بہت خوب اور مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ثابت ہے۔(1) معلوم ہوا کہ مسجد میں، مسجِد یا مدرسے یا کسی حاجت مند مسلمان کے لیے چندہ کرنا جائز ہے۔ عموماً مساجد میں جمعۃ المبارک کے روز مساجد کے لیے چندہ کیا جاتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ دے دینا چاہیے کہ "جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اس میں ایک نیکی کا ثواب ستّر (70) گنا ہے۔"(2)

مسجِد میں سے گزرنے کا حکم

عرض: مسجِد کو راستہ بنانا کیسا ہے؟

ارشاد: مسجِد کو راستہ بنانا یعنی اس کے کسی حصے میں سے ہو کر گزرنا جائز نہیں ہے۔ فقہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے بلاضرورت ایسا کرنے کو ناجائز فرمایا ہے۔(3) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسجِد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجِد میں گیا وَسط (درمیان) میں پہنچا کہ نادِم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اُس کے سِوا دوسرے

مدینہ

1. ...... اَحکامِ شریعت، ص۹۹
2. ...... مِرْآۃُ المناجیح، ۲/۳۲۳
3. ...... غَمْزُ عُیُوْنِ الْبَصائِر، القول فی احکام المسجد، ۳/۱۸۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

دروازہ سے نکلے یا وَہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وُضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا ہے واپس جائے۔ (1)

ہاں! اگر کوئی مجبوری ہو جیسے راستہ بند ہے اور مسجد کے راستے کے علاوہ دوسری جانب جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں تو ضرورتاً اس کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ خلاصۃُ الفتاویٰ میں ہے: ایک شخص مسجِد سے گزرتا ہے اور اس کو راستہ بناتا ہے اگر عذر ہے تو جائز ہے، بلا عذر ہے تو ناجائز ہے پھر اگر اس کو گزرنا جائز ہو تو ہر روز ایک مرتبہ اس میں نماز پڑھے، نہ یہ کہ ہر بار جب بھی گزرے کہ اس میں حرج ہے۔ (2)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بضرورت مسجِد میں ہو کر دوسری طرف کو نکل جانا جائز ہے کہ (عام حالات میں) مسجِد میں دوسری طرف جانے کے لئے چلنا حرام ہے مگر بضرورت کہ راستہ گِھرا ہوا ہے اور مسجِد ہی میں سے ہو کر جا سکتا ہے جیسے موسِمِ حج میں مسجِدُ الحرام شریف میں واقع ہوتا ہے اس کی اِجازت دی گئی ہے وہ بھی جُنُب (جس پر غُسل فرض ہو) یا حائِض (حیض والی) یا نُفساء (نِفاس والی) کو نہیں نیز گھوڑے یا بیل گاڑی کو نہیں، (مسجد میں سے) ہو کر نکل

---

(1) بہارِ شریعت، ۱/ ۶۴۵، حصہ ۳

(2) خُلاصَۃُ الْفَتاوٰی، کتاب الصلوٰۃ، الفصل السادس والعشرون...الخ، ۱/ ۲۲۹

www.dawateislami.net

جانے کیلئے بھی ان کا جانا، لے جانا ہرگز جائز نہیں۔[1]

مسجد کو سڑک بنانا کیسا؟

عرض: پوری مسجد یا اس کے کسی حصّے کو شہید کرکے لوگوں کے لیے سڑک (Road) بنانا کیسا ہے؟

ارشاد: پوری مسجِد یا اس کے کسی حِصّے کو شہید کرکے اُس پر سڑک (Road) بنانا حرامِ قطعی ہے، اس سے مسجد کی بے حرمتی اور اسے ویران کرنا لازم آتا ہے لہٰذا یہ سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے چنانچہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 114 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَاؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے اُن میں نامِ خدا لئے جانے سے اور اُن کی ویرانی میں کوشش کرے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: مسجد کی ویرانی جیسے ذِکر و نَماز کو روکنے سے ہوتی ہے ایسے ہی اس کی عمارت کے نُقصان پہنچانے اور

---

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۳۵۲

www.dawateislami.net

بے حُرمتی کرنے سے بھی۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: اگر لوگوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کا کوئی ٹکڑا مسلمانوں کے لیے گزر گاہ (یعنی سڑک) بنادیں، تو کہا گیا ہے کہ انہیں ایسا کرنے کا اِختیار نہیں اور بلا شبہ یہی صحیح ہے۔[1] ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بے شک ایسا کرنا حرامِ قَطعی اور ضرور حُقُوقِ مسجد پر تَعدِّی (حَد سے بڑھنا) اور وقفِ مسجد میں ناحق دَسْت اَندازی (مداخلت) شرعِ مُطہر میں بلا شرطِ واقف کہ اُسی وقف کی مَصْلَحَت (خوبی یا بھلائی) کے لئے ہو وقف کی ہَیْأَت (بناوٹ یا صورت) بدلنا بھی ناجائز ہے اگرچہ اصل مقصود باقی رہے، تو بالکل مقصدِ وقف باطل کر کے ایک دوسرے کام کے لئے دینا کیونکر حلال ہو سکتا ہے۔[2]

چھوٹے ناسمجھ بچّوں کو مسجد میں لانا

عرض: چھوٹے چھوٹے بچے جو مسجِد میں دَنْدَناتے اور شور مچاتے پھر رہے ہوتے ہیں، ان کا جُرم کس پر ہے؟

ارشاد: چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانے کی حدیثِ پاک میں ممانعت آئی

---

[1] ...... فتاوىٰ هنديّة، ۲/۴۵۷

[2] ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۳۵۱

www.dawateislami.net

ہے چنانچہ خَلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: مسجِدوں کو بچّوں، پاگلوں، خرید و فروخت، جھگڑے، آواز بلند کرنے، حُدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دیا کرو۔[1] عموماً مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچے مسجِد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارتیں شروع کر دیتے ہیں، نَمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے ہیں نیز دورانِ نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خَلَل آتا اور مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے اور کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب پاخانے تک کر دیتے ہیں تو ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا ہے جبکہ وہ لانے والا بالغ ہو لہٰذا چھوٹے بچوں کو ہرگز مسجِد میں نہ لایا جائے۔

یاد رکھیے! ایسا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور پاگل کو مسجِد کے اندر لے جانا حرام ہے اور اگر نَجاست کا خطرہ نہ ہو تو مَکرُوہ ہے۔[2] اسی طرح بچّے یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو ان سب کو دَم کروانے کے لیے بھی مسجِد میں لے جانے کی شریعت میں

۱...... اِبنِ ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب مایکرہ فی المساجد، ۱/۴۱۵، حدیث: ۷۵۰

۲...... دُرِّ مُختار، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ...الخ، ۲/۵۱۸

www.dawateislami.net

اجازت نہیں۔ اگر کوئی پہلے یہ بھول کر چکا ہے تو اسے چاہیے کہ فوراً توبہ کر کے آئندہ انہیں نہ لانے کا عہد کرلے۔ ہاں فِنائے مسجد مثلاً امام صاحب کے حُجرے میں انہیں دم کروانے کے لیے لے جانے میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے اَندر سے گزرنا نہ پڑے۔

سوتے وقت عِمامے یا مصلے کو تکیہ بنانا

عرض: کیا سوتے وقت عمامے یا مصلے کو تکیہ بنا سکتے ہیں؟

ارشاد: سوتے وقت عمامے اور مصلے کو تکیہ نہیں بنانا چاہیے کہ یہ خِلافِ ادب ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: پاجامہ کا تکیہ نہ بنائے کہ یہ ادب کے خلاف ہے اور عِمامہ کا بھی تکیہ نہ بنائے۔[1] حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: سر کے نیچے عمامہ یا مصلیٰ یا پاجامہ رکھنا ممنوع کہ عمامہ و مصلیٰ رکھنے سے عمامہ اور مصلیٰ کی اور پاجامہ رکھنے سے سر کی بے حرمتی ہے نیز عمامہ کے شملہ سے ناک یا منہ پونچھنا نہ چاہیے۔[2]

منبر کے بجائے سیڑھیوں پر بیٹھنے میں حکمت

عرض: (ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ کی بارھویں شب تقریباً ۱۲ بجے اجتماعِ میلاد میں بیان کرنے کے لیے

---

❶..... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۶۰، حصہ ۱۶

❷..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ ۳، ص ۹۰

www.dawateislami.net

جب شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تشریف لائے تو تلاوت شروع ہو چکی تھی چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَنچ پر جلوہ گر ہونے کے بجائے حاضرین سے نظر بچا کر مَنچ کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر تلاوت سننے میں مشغول ہو گئے۔ تلاوت ختم ہونے کے بعد جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مَنچ پر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں یہ عرض کی گئی:) حضور یہ ارشاد فرمایئے کہ اجتماعِ میلاد میں آپ براہِ راست مَنچ پر تشریف لانے کے بجائے سیڑھیوں پر بیٹھ گئے، اس میں کیا حکمت تھی؟

ارشاد: جس وقت قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے توجہ سے سُننا اور خاموش رہنا واجب ہے جیسا کہ قرآنِ مجید کے پارہ 9 سورۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 204 میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ ترجمۂ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: "اِس آیت سے ثابت ہوا جس وقت قرآنِ کریم پڑھا جائے خواہ نماز میں یا خارجِ نماز، اس وقت

www.dawateislami.net

سُننا اور خاموش رہنا واجِب ہے۔“

فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع بغرضِ سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سُننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔(1) میں چونکہ اجتماعِ میلاد میں حاضری کی سعادت پانے کے لیے حاضر ہوا تھا اور میرے ساتھ آنے والے اور اجتماعِ میلاد میں موجود اسلامی بھائی بھی اسی نیت سے حاضر ہوئے تھے اس لیے ہم سب پر تلاوتِ قرآن کا سُننا واجب تھا۔ دورانِ تلاوت اگر میں مَنچ پر آجاتا تو عین ممکن تھا کہ لوگ کھڑے ہو جاتے اور کوئی نعرہ لگا دیتا، میں نہیں چاہتا تھا کہ میری وجہ سے کوئی اِسلامی بھائی تلاوتِ قرآن نہ سُننے کے گناہ میں پڑ جائے اس لیے میں مَنچ کے اوپر آنے کے بجائے نیچے سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گیا۔

بلند آواز سے تلاوت کرنے کی ممانعت

عرض: بلند آواز سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا کب منع ہے؟

ارشاد: قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنا اور سُننا بِلاشبہ بڑے اجر و ثواب کا کام ہے، تلاوتِ قرآن کرنے والے کو ہر ہر حرف کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی

(1) غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلوۃ، ص۴۹۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

جاتی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے مگر چند ایسی صورتیں ہیں جن میں بلند آواز سے تلاوت کرنے کی فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے ممانعت بیان فرمائی ہے:

مجمع میں سب لوگ بُلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔[1]

جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھ رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ کرتے ہوئے دیکھیں، وہاں بھی بلند آواز سے قرآنِ پاک پڑھنا مَنْع ہے۔ اسی طرح بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مَشْغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔ اگر کام میں مَشْغُول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مُقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ۔[2]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۵۲، حصہ ۳

2 ...... غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّی، القراءۃ خارج الصلوۃ، ص ۴۹۷ ملخصاً

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک پڑھ کر بُھلا دینے کا گناہ

عرض: بعض لوگ قرآنِ پاک حفظ کر کے بُھلا دیتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: قرآنِ مجید حفظ کر کے بھلا دینے والے احادیثِ مُبارَکہ میں بیان کردہ وعیدوں کے مستحق ہیں چنانچہ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میری اُمت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ تنکا کہ آدمی جسے مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے تو میں نے اِس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اُسے بُھلا دے۔(1)

حضرتِ سَیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھ کر یاد کیا اور پھر اُس کو بھول جائے تو قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس کوڑھی ہو کر آئے گا۔(2)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میری اُمَّت کو جس گناہ کا پورا

بقیہ

(1) ...... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (ت:۱۹)، ۴/۴۲۰، حدیث: ۲۹۲۵

(2) ...... ابوداود، کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیہ، ۲/۱۰۷، حدیث: ۱۴۷۴

www.dawateislami.net

پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔[1]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس (یعنی قرآنِ مجید کو یاد کر کے بھول جانے والے) سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے۔ اگر قدر اِس کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اس پر مَوْعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشِش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود ہیں حاصِل ہوں اور روزِ قیامت اَندھا کوڑھی ہو کر اُٹھنے سے نَجات پائے۔[2] حُفّاظِ کِرام کو سخت محنت اور احتیاط کی ضَرورت ہے۔ انہیں چاہیے کہ دِن رات کوشش کریں اور قرآنِ پاک کو یاد رکھیں تاکہ ثواب کے حقدار بنیں اور قیامت کے دن کوڑھی ہو کر اٹھنے سے نجات پائیں۔

قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا

عرض: قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا یا قرض ہی دبا لینا کیسا ہے؟

1 ...... کنز العُمّال، کتاب الاذکار، الفصل الثالث...الخ، الجزء:۱، ۱/ ۳۰۶، حدیث: ۲۸۴۳

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۴۵-۶۴۷

www.dawateislami.net

ارشاد: فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے بلاحاجتِ شرعی ادائے قرض میں تاخیر کو بھی ظلم قرار دیا ہے تو کسی سے قرض لے کر سرے سے واپس ہی نہ کرنا تو اس سے بھی سخت تر معاملہ ہے۔ اس بارے میں چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیے اور اس سے بچنے کی کوشش کیجیے:

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (قرض کی ادائیگی میں) **صاحبِ استطاعت کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔**[1] **اِستطاعت والے کا قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا، اس کی آبرو (عزّت) اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے۔**[2] یعنی اُسے بُرا کہنا اُس پر طعن وتشنیع کرنا جائز ہو جاتا ہے۔[3]

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **شہید (یعنی وہ شخص جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جان دی ہے اس) کا ہر گناہ مُعاف ہو جائے گا سوائے قرض کے۔**[4]

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم،**

---

[1] ...... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب مطل الغنی ظلم، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۲۴۰۰

[2] ...... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب لصاحب الحق مقال، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۲۴۰۰

[3] ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۶۹

[4] ...... مُسلِم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللّٰہ... الخ، ص ۱۰۴۶، حدیث: ۱۸۸۶

www.dawateislami.net

رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْم کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لیے جنازہ لایا گیا تو حضور سیِّد دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے؟ عرض کی گئی، جی ہاں! اس پر قرض ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا، اس نے کچھ مال بھی چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جاسکے؟ عرض کی گئی: نہیں۔ تو حُضُور سیِّد دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تم لوگ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔“ حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے یہ دیکھ کر عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس کے قرض کو ادا کرنے کی ذِمّہ داری لیتا ہوں۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آگے بڑھے اور نمازِ جنازہ پڑھائی اور فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! اللّٰہ تعالٰی تجھے جزائے خیر دے اور تیری جاں بخشی ہو جیسے کہ تُو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذِمّہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللّٰہ تعالٰی قِیامت کے دن اس کو رِہائی بخشے گا۔“(1)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ

(1) ...... سُنَنُ الکُبریٰ، کتابُ الضمان، باب وجوب الحق بالضمان، ۶/۱۲۱، حدیث: ۱۱۳۹۸

www.dawateislami.net

الرَّحْمٰن سے قرضے کی ادائیگی میں سُستی اور جُھوٹے حِیَل وحُجَّت کرنے والے شخص زید کے بارے میں اِستِفسار ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے اِرشاد فرمایا: زید فاسِق وفاجِر، مُرتَکِبِ کبائر، ظالم، کذّاب، مُستحقِ عذاب ہے۔ اس سے زِیادہ اور کیا اَلقاب اپنے لئے چاہتا ہے؟ اگر اِس حالت میں مر گیا اور دَین (قرض) لوگوں کا اِس پر باقی رہا، اِس کی نیکیاں اُن (قرض خواہوں) کے مُطالَبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی (یعنی کس طرح دی جائیں گی۔ یہ بھی سُن لیجیے) تقریباً تین پیسہ دَین (قرض) کے عِوَض (یعنی بدلے) سات سو نَمازیں باجماعت (دینی پڑیں گی)۔ جب اِس (قرضہ دبالینے والے) کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی اُن (قرض خواہوں) کے گناہ اِس (مقروض) کے سر پر رکھے جائیں گے اور آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُقُوق العباد کا مُعاملہ نہایت ہی سخت ہے۔ اگر آپ نے کسی سے قرض لیا اور ادائیگی کے لیے رقم پاس نہیں ہے مگر گھر کے اَسباب، فرنیچر وغیرہ بیچ کر قرض ادا کیا جاسکتا ہے تو یہ بھی کرنا پڑے گا۔ قرض ادا کرنے کی ممکن صُورت ہونے کے باوُجود قرضدار سے مہلت لیے بغیر آپ قرض کی ادائیگی میں جب تک تاخیر کرتے رہیں گے گنہگار

---

(1) ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۵/ ۶۹

www.dawateislami.net

ہوتے رہیں گے۔خواہ آپ جاگ رہے ہوں یا سو رہے ہوں آپ کے گناہوں کا میٹر چلتا رہے گا،اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔جب قرض کی ادائیگی میں تاخیر کا یہ وَبال ہے تو جو کوئی پُورا قرض ہی دبا لے اُس کا کیا حال ہو گا؟

مت دبا قرضہ کسی کا نابکار
روئے گا دوزخ میں ورنہ زار زار

اچھی نیت سے قرض لینا

عرض: اگر کوئی شخص قرض لے اور اس کی نیت بھی ادا کرنے کی ہو مگر اس کے باوجود وہ ادا نہ کر پائے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اگر کوئی شخص ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی اچھی نیت کی بدولت اس کے لیے اَسباب پیدا فرما دے گا جس سے اس کا قرض اُتر جائے گا۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس شخص نے لوگوں کا مال (بطورِ قرض) لیا اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیّت رکھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو ہضم کرنے کے لیے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔[1]

اس حدیثِ پاک کے تحت شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ

---

[1] ...... بخاری، کتاب فی الاستقراض... الخ، باب من اخذ اموال الناس... الخ، ۲/۱۰۵، حدیث: ۲۳۸۷

www.dawateislami.net

اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ حُسنِ نیت کی برکت اور بدنیتی کی نحوست کا بیان ہے کہ جو شخص انشراحِ صدر کے ساتھ ادا کرنا چاہے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مدد فرمائے گا تاکہ وہ آخرت کے مُواخذہ سے بچ سکے اور جس کی نیت میں فُتُور ہوتا ہے اسے اس توفیق سے محروم رکھتا ہے اور وہ قرض ادا نہ کرنے کے وبال میں گرفتار رہتا ہے۔(1)

اچھی نیت سے قرض لینے والے کے قرض کی ادائیگی کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جو شخص قرض لیتا ہے اور یہ نیّت کرتا ہے کہ میں اچھی طرح ادا کر دوں گا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر چند فرشتے مُقرّر فرما دیتا ہے جو اس کی حفاظت کرتے اور اس کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ اس کا قرض ادا ہو جائے اور اگر قرضدار قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اب قرض خواہ کی مرضی کے بغیر ایک گھڑی بھر بھی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہو گا اور ظالِم قرار پائے گا۔ چاہے روزے کی حالت میں ہو یا سویا ہوا ہو اُس کے ذِمّے برابر گناہ لکھا جاتا رہے گا اور ہر حال میں اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت پڑتی رہے گی۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے جو نیند کی حالت میں بھی اُس کے ساتھ رہتا ہے اور ادا

(1) نزھۃ القاری، ۳/ ۶۳۵

www.dawateislami.net

کرنے کی طاقت کے لیے یہ شرط نہیں کہ نَقدرقم ہو بلکہ اگر کوئی چیز (مثلاً گھر کے برتن، فرنیچر، فریزر وغیرہ) بیچ کر ادا کر سکتا ہے تو ایسا بھی کرنا پڑے گا۔[1]

قرضدار کو مہلت دینے کے فضائل

عرض: کیا قرضدار کو مہلت دینے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

ارشاد: جی ہاں۔ قرض دار کو مہلت دینے اور تقاضے میں نرمی برتنے کے قرآن و حدیث میں بہت فضائل بیان ہوئے ہیں چنانچہ پارہ 3 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 280 میں ارشادِ ربّ العباد ہے:

وَ اِنۡ كَانَ ذُوۡ عُسۡرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيۡسَرَةٍ ؕ وَ اَنۡ تَصَدَّقُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸۰﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لئے اور بھلا ہے اگر جانو۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ”قرضدار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا جزو یا کل معاف کر دینا سبب اجرِ عظیم ہے۔ مُسلِم شریف کی حدیث ہے سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کیا اللہ

[1] ...... کیمیائے سعادت، باب چہارم، ۱/۳۳۶

www.dawateislami.net

تعالیٰ اس کو اپنا سایۂ رحمت عطا فرمائے گا جس روز اس کے سایہ کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔"

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم سے بچائے، تو اُسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مُہلَت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اُوپر سے اُتار دے (یعنی معاف کر دے)۔(1)

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین نہ صرف اپنے قرضدار کو قرض کی ادائیگی میں مہلت دیتے، تقاضے میں نرمی کا برتاؤ کرتے بلکہ بسا اوقات قرض کی معافی سے بھی نواز دیا کرتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا شقیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیم فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا جبکہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی مریض کی عیادت کے لیے جا رہے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دور سے ایک شخص آتا دیکھا لیکن اس نے فوراً اپنے آپ کو حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکرَم سے چھپاتے ہوئے راستہ بدل لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے نام لے کر پکارا اور فرمایا: تم جس راستے

---

1 ...... مُسلِم، کتاب المساقاة، باب فضل إنظار المعسر، ص ۸۴۵، حدیث: ۱۵۶۳

www.dawateislami.net

پر ہو اُسی پر چلتے آؤ، دوسری راہ اختیار نہ کرو۔ اس نے دیکھا کہ امام صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے پہچان لیا ہے اور بلالیا ہے تو بہت شرمندہ ہوا اور وہیں رُک گیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے پوچھا: تم نے اپنا راستہ کیوں تبدیل کیا؟ اس نے بتایا: حضور! آپ کا میرے ذِمّے دس ہزار درہم قرض ہے اور اس بات کو عرصہ ہو چکا ہے مگر میں آپ کا قرض ادا نہ کر سکا تو مجھے آپ کو دیکھ کر بہت شرم محسوس ہوئی۔ (یعنی میں اس شرمندگی کی وجہ سے آپ کو منہ دکھانا نہیں چاہتا تھا) آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے فرمایا: سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ تم نے مجھے دیکھا تو مجھ سے (قرض کے تقاضے کے خوف اور شرمندگی کی وجہ سے) خود کو چھپا لیا، جاؤ! میں نے تمہیں اپنا تمام قرض معاف کیا اور میں خود اس پر گواہ ہوں، آئندہ مجھ سے آنکھ نہ بچانا اور میری طرف سے جو چیز تمہارے دل میں داخل ہوئی ہے اس سے خود کو بری سمجھ کر مجھ سے ملا کرو۔ حضرتِ سَیِّدُنا شقیق بن ابراہیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَرِیم فرماتے ہیں کہ (آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ حسنِ سلوک دیکھ کر) میں نے جان لیا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ واقعی زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) ہیں۔[1]

---

[1] ...... مناقب الامام الاعظم ابی حنیفه، قصة زید بن علی ... الخ، الجزء: ۱، ۱/ ۲۶۰

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے اپنے قرضدار کا شرمندگی کی وجہ سے چھپ کر راستہ بدلنا بھی گوارا نہ کیا اور کمالِ حسنِ سلوک اور دریا دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا تمام قرض معاف فرما دیا۔ کاش! ہمیں بھی یہ جذبہ نصیب ہو جائے کہ ہم بھی اپنے قرض داروں کے ساتھ تقاضے میں نرمی برتنے اور ممکنہ صورت میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ قرض معاف کر کے اجر و ثواب کمانے والے بن جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرض اُتارنے کے وظائف

عرض: قرض اُتارنے کا کوئی وظیفہ اِرشاد فرما دیجیے۔

ارشاد: قرض اُتارنے کے تین وظائف پیشِ خدمت ہیں:

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَال[1]

اس وظیفے کو جو کوئی ایک بار پڑھے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ غم و اَلم سے محفوظ رہے گا اور جو شخص مقروض ہو تو ادائے قرض کے لیے اس وظیفے کو تا حصولِ مراد صبح و شام گیارہ گیارہ بار (اوّل و آخر ایک ایک مرتبہ دُرُودِ پاک)

[1] ...... اَبو داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة، ۲/۱۳۳، حدیث: ۱۵۵۵ ماخوذاً

www.dawateislami.net

پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ غیب سے اُس کے قرض کے اسباب مُہیا ہو جائیں گے۔[1]

(۲) ایک مُکاتَب[2] نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، علیُّ المُرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: میں اپنی کتابت (یعنی آزادی کی قیمت) اَدا کرنے سے عاجز ہوں میری مدد فرمایئے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے سکھائے ہیں، اگر تم پر جَبَلِ صِیر (ایک پہاڑ کا نام) جتنا قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کر دے گا، تم یوں کہا کرو: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ[3] آپ بھی تا حُصولِ مُراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام 100، 100 بار روزانہ (اوّل و آخر ایک ایک بار

---

[1] ...... عمل شروع کرنے سے قبل حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکرَم کے اِیصالِ ثواب کے لیے کم از کم 11 روپے کی نیاز اور کام ہو جانے کی صورت میں امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایصالِ ثواب کے لیے کم از کم پچیس روپے کی نیاز تقسیم کیجیے۔ مذکورہ رقم کی دینی کتابیں بھی تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

[2] ...... مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس نے اپنے آقا سے مال کی ادائیگی کے بدلے آزادی کا مُعاہدہ کیا ہو۔ (اَلْمُخْتَصَرُ الْقُدُوْرِی، کتاب المکاتب، ص۳۰۸)

[3] ...... تِرمِذی، احادیث شتی، باب (ت: ۱۲۱)، ۵/۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۴

www.dawateislami.net

دُرُود شریف کے ساتھ) یہ کلمات پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرض اُتر جائے گا۔

(۳) حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نمازِ جمعہ میں شریک نہ ہو سکا، حُضُور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے عرض کی کہ میں نے یُوحَنَّا بن باریا یہودی کا کچھ قرض دینا تھا وہ میرے دروازے پر تاڑ لگائے بیٹھا تھا کہ میں باہر نکلوں اور وہ مجھے حراست میں لے لے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہونے سے روک دے۔ حُضُور پُر نور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اے معاذ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالٰی تمہارا قرض ادا فرمائے؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہر روز یہ پڑھا کرو: قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُوْلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا تُعْطِیْ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ (یعنی یوں عرض کرے اللہ ملک

www.dawateislami.net

کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔ اے دنیا اور آخرت میں بہت مہربانی اور رحمت فرمانے والے! دنیا و آخرت میں سے جسے تو چاہتا ہے ان میں سے عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان میں سے روک لیتا ہے، مجھ سے میرا قرض اُتار دے۔) اگر تجھ پر زمین کے برابر سونا بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادا فرمائے گا۔[1]

ائیر فریشنر (Air Freshner) کے نقصانات

عرض: ائیر فریشنر (Air Freshner) کے ذریعے خوشبو کا چھڑکاؤ (Spray) عام ہوتا جارہا ہے اس میں کوئی نقصان تو نہیں؟

ارشاد: ائیر فریشنر (Air Freshner) کا استعمال عام ہوتا جارہا ہے عموماً اس کا چھڑکاؤ ایسے کمروں میں کیا جاتا ہے جو بند رہتے ہیں۔ اس سے وقتی طور پر خُوشبو تو آجاتی ہے، کمرے معطر ہو جاتے ہیں لیکن پھر ناک اَٹ جاتی ہے اور خُوشبو ہونے کے باوجود کمرے میں موجود اَفراد کو محسوس نہیں ہوتی۔ جب

مدینہ

[1] ...... تَفْسِیرِ قُرْطبی، پ ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۲۶، ۲/ ۴۲، الجزء: ۴

www.dawateislami.net

کمرے میں ائیر فریشنر سے چھڑکاؤ کیا جاتا ہے تو اُس کے کیمیاوی مادّے فضا میں پھیل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں پہنچ کر نقصان پہنچاتے ہیں۔ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق ائیر فریشنر کے استعمال سے جِلد کا سرطان(Skin Cancer)ہوسکتا ہے لہٰذا ائیر فریشنر سے خوشبو کا چھڑکاؤ مت کیجیے کہ چند لمحوں کی خوشبو کی خاطر اتنا بڑا خطرہ مول لینا عقلمندی نہیں۔

کمرہ خُوشبودار کرنے کا طریقہ

عرض: کمرے کو خُوشبودار کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

ارشاد: کمرے کو خُوشبو دار کرنے کے لیے لوبان[1] کی دُھونی دیں،لوبان جہاں فَضا کو مُعَطّر کرتا ہے وہاں جراثیم کا بھی خاتِمہ کرتا ہے۔آج کل پَروں والے کیڑے مارنے کے لیے جن اَدوِیہ(Flying Insect Killer)کا چھڑکاؤ(Spray)کیا جاتا ہے ان کی جگہ لوبان کا استعمال کیجیے کہ اِس کی دُھونی اگر سانس میں بھی چلی جائے تو نقصان کے بجائے فائدہ ہی پہنچاتی اور گلے کی سوزِش کو دُور کرتی ہے بشرطیکہ خالِص لوبان ہو۔اگر خالِص

[1]...... لوبان ایک مخصوص درخت کے تنے سے نکلنے والی رال دار گوند ہے۔غالباً پاکستان میں اس کی پیداوار نہیں ہوتی لہٰذا یہاں عموماً نقلی لوبان فروخت کیا جاتا ہے اور اگر خالِص لوبان دستیاب بھی ہو تو اس کی قیمت بہت زیادہ ہو گی البتہ ہند میں لوبان کے درخت پائے جاتے ہیں۔(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

لوبان کے ساتھ صِعتر (اس کی خشک شاخیں اور پتیاں) مِلا کر دُھونی دی جائے تو نہ صرف آپ کا کمرہ مہک اُٹھے گا بلکہ اس کی دُھونی مَکّھی، مَچّھر، لال بیگ، چھپکلیوں اور دیگر کیڑے مکوڑوں کو بھگاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اِرد گرد اور گھروں کے ماحول کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھیے کہ اس سے جہاں جراثیم کا خاتمہ ہوتا ہے وہیں گھروں میں برکت بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس بَونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خُوشبو سُلگانے سے گھر میں بَرَکت ہوتی ہے۔

مدنی ماحول میں استقامت

عرض: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟

ارشاد: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت حاصل کرنے کے لیے اپنے بڑوں کی اِطاعت بہُت ضروری ہے۔ اگر آپ اپنے ذیلی، حلقہ، علاقائی یا ڈویژن مشاورت کے نگران الغرض جس کے بھی آپ ماتحت ہیں اُن پر تنقید کرتے رہیں گے تو اس کی نُحُوست آپ کو مدنی ماحول سے دُور کرتی چلی جائے گی لہٰذا اپنے ذِمّہ داران کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے ہوئے شریعت کے دائرے میں رہ کر ان کی اِطاعت کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اِستقامت آپ کا مُقدّر بن جائے گی۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کا ایک بہترین ذریعہ مدنی کام بھی ہے۔ جو اسلامی بھائی مدنی کام کرتے رہتے ہیں تو ان کی جان پہچان ہر خاص وعام سے ہو جاتی ہے، اب اگر وہ کسی دن نہیں آتے تو لوگ ان کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہیں کہ "آج فُلاں فُلاں اسلامی بھائی نہیں آئے" اور جب وہ اسلامی بھائی اگلے دن آتے ہیں تو لوگ ان سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو یوں ایک محبت بھرا ماحول بنتا اور مدنی کاموں میں دل لگتا ہے۔ یاد رکھیے! جسے مدنی کاموں میں استقامت مل گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مدنی ماحول میں بھی اِستقامت نصیب ہو گی۔

مدنی کاموں اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا ایک ذریعہ ذِمّہ داری قبول کرنا بھی ہے۔ جب کسی باصلاحیت اسلامی بھائی کو کوئی ذِمّہ داری ملتی ہے تو وہ اپنی ذِمّہ داری کو اَحسن طریقے سے نبھانے کی کوشش کرتا ہے اور وہ اپنے اس مقصد میں اسی وقت کامیاب ہوتا ہے جب وہ خود مدنی کام کرتا ہے کیونکہ اگر وہ خود مدنی کام نہ کرے تو کماحقہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب نہیں دلا سکے گا کہ ترغیب دلانے کے لیے سراپا ترغیب بننا پڑتا ہے۔ بہرحال ذِمہ داری لینے سے سستی جاتی اور چستی آتی ہے اور ذِمہ دار کا یہ ذہن بنتا ہے کہ اگر میں نہ گیا تو مسجد درس نہیں ہو گا یا پھر

www.dawateislami.net

مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں اسلامی بھائی نہیں آئیں گے یا علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت نہیں ہو سکے گا یا کہیں نئے اسلامی بھائی ٹوٹ نہ جائیں یا پُرانے اسلامی بھائیوں کے حوصلے ماند نہ پڑ جائیں تو اس خوف سے وہ مدنی کاموں میں متحرک رہتا ہے، یوں ذِمّہ دار کے لیے مدنی کاموں اور مدنی ماحول میں اِستقامت کے اَسباب ہوتے رہتے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مرتے دَم تک مدنی مرکز کا مطیع و فرمانبردار بنا کر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت اور مدنی کاموں کی توفیق عطا فرما اور مرتے وقت ایمان پر خاتمہ نصیب فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول کے قریب کرنے کا طریقہ

عرض: جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں کیسے قریب کیا جائے؟

ارشاد: جو اسلامی بھائی روٹھ کر دعوتِ اسلامی کا مدنی کام چھوڑ بیٹھے ہوں انہیں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ مدنی ماحول کی برکتیں بتا کر دوبارہ مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرکزی مجلسِ

www.dawateislami.net

شوریٰ نے 19 مدنی پھولوں پر مشتمل ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جو ہر مدنی مشورے میں تلاوت و نعت کے بعد پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ''ایسوں کو ڈھونڈتے رہیں جو پہلے آتے تھے مگر اب نہیں آتے، ہفتے میں کم از کم ایک بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی کو دوبارہ مدنی ماحول سے ضرور وابستہ کریں'' (یہاں وہ مُراد نہیں جن پر تنظیمی پابندی لگی ہو) جب آپ ایسوں کے پاس جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہ کچھ فرق ضرور پڑے گا۔ قرآنِ مجید میں ہے: ﴿ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۵۵ ﴾ (پ ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۵) ترجَمۂ کنزالایمان: ''اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔'' اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول سے بچھڑے ہوئے اسلامی بھائی دوبارہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے۔

◈◈◈◈◈

ماخذومراجع

❁	قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	❁❁❁❁
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
1	کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
2	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
3	تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی، متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
4	صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ

www.dawateislami.net

5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
6	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
7	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
8	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ، متوفّٰی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
9	السنن الکبریٰ	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفّٰی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۱ھ
10	المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
11	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی، متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
12	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
13	نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفّٰی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیا لاہور
14	کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفّٰی ۵۰۵ھ	انتشاراتِ گنجینہ تہران
15	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفّٰی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
16	الفتاویٰ الھندیۃ	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفّٰی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
17	مختصر القدوری	علامہ ابو الحسین احمد بن محمد القدوری، متوفّٰی ۴۲۸ھ	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
18	غمز عیون البصائر	شیخ سید احمد بن محمد حموی، متوفّٰی ۱۰۹۸ھ	باب المدینہ کراچی ۱۴۱۸ھ
19	غنیۃ المتملی	علامہ محمد ابراہیم بن حلبی، متوفّٰی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیا لاہور
20	خلاصۃ الفتاویٰ	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفّٰی ۵۴۲ھ	کوئٹہ پاکستان
21	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
22	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
23	احکامِ شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
24	مناقب امام اعظم	الموفق بن احمد المکی، متوفّٰی ۵۶۸ھ	کوئٹہ پاکستان
25	حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، متوفّٰی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	قرآنِ پاک پڑھ کر بُھلا دینے کا گناہ	16
مسجد کا کُوڑا کہاں ڈالا جائے؟	3	قرض کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرنا	17
مسجد کے بقیہ ملبے کا حکم	3	اچھی نیت سے قرض لینا	21
مسجد میں سُوال کرنا کیسا؟	5	قرضدار کو مہلت دینے کے فضائل	23
مسجد یا مدرسے کیلئے چندہ کرنا	6	قرض اُتارنے کے وظائف	26
مسجد میں سے گزرنے کا حکم	7	ائیر فریشنر (Air Freshner) کے نقصانات	29
مسجد کو سڑک بنانا کیسا؟	9	کمرہ خُوشبو دار کرنے کا طریقہ	30
چھوٹے ناسمجھ بچّوں کو مسجِد میں لانا	10	مدنی ماحول میں استقامت	31
سوتے وقت عمامے شریف کو تکیہ بنانا	12	اسلامی بھائیوں کو مدنی ماحول کے قریب کرنے کا طریقہ	33
منبر کے بجائے سیڑھیوں پر بیٹھنے میں حکمت	12	ماخذ و مراجع	34
بلند آواز سے تلاوت کرنے کی ممانعت	14	فہرست	36

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

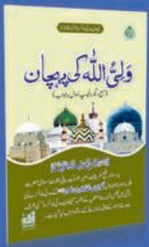

ISBN 978-969-631-610-7
0125376

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net